© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

میاں محمد صدیق ، اوکاڑہ

مسعود جاوید کے مضمون ’’پہلا وہ گھر خدا کا‘‘ (جون ۲۰۱۱ء) میں خانہ کعبہ کی لمبائی ۱۸فٹ، چوڑائی ۱۴فٹ اور اُونچائی ۳۵فٹ بتائی گئی ہے (ص ۵۸) لیکن میرے خیال میں یہ صحیح نہیں۔ کعبۃ اللہ کی حاضری کا شرف حاصل کرنے والا اس کی پیمایش کا سوچ بھی نہیں سکتا لیکن بظاہر اللہ کے گھر کی لمبائی چوڑائی اس سے بہت زیادہ ہے۔ مکتبہ دارالسلام، ڈاکٹر شوقی ابوخلیل کی تالیف اطلس القرآن میں لکھا ہے: ’’بیت اللہ کو کعبہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی شکل مکعب ہے۔ بظاہر اس کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی برابر ہیں لیکن غور سے دیکھیں تو ایسا نہیں۔ بیت اللہ زمین سے ۱۵ میٹر (۴۹ فٹ ۱۳ انچ) بلند ہے۔ حطیم کی جانب اور اس کے مقابل کی دیواریں ۳۵،۳۵ فٹ لمبی ہیں، جب کہ دروازے والی اور اس کے مقابل کی غربی دیوار ۴۰،۴۰ فٹ کی ہیں۔ دروازہ فرش مطاف سے چھے فٹ بلند ہے۔ خود دروازے کی بلندی ساڑھے چھے فٹ ہے اور اس کے بائیں ہاتھ زمین سے تقریباً پانچ فٹ بلندی پر حجراسود ہے‘‘۔ (ص۹۹)

نذیر احمد بھٹی ، بہاولپور

’حکومت، ریاست کے لیے خطرہ‘ (اکتوبر ۲۰۱۱ء) میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے دردمندی کے ساتھ پاکستان کی موجودہ حالت اور سیاست کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ توجہ کے لائق ہے۔ بجا طور پر فرمایا ہے کہ ’’موجودہ حکمرانوں سے نجات، اسلامی فلاحی جمہوری پاکستان کی تعمیر اور ایک دیانت دار، باصلاحیت، خداترس اور خادمِ خلق قیادت کو منصبِ اختیار کی تفویض، موجودہ مسائل کا حل ہے‘‘۔

’اسرارِ حج‘ ڈاکٹر میر ولی الدین کی تحریر فی الواقع مفید اور ایمان افروز ہے۔ کاش! ہر مسافرِ حرم کی نظر سے گزر جائے اور ان کا سفر باعثِ سعادت وفلاح بن جائے۔

محمد اشرف ، سیالکوٹ

’اسرارِ حج‘ (اکتوبر ۲۰۱۱ء) میں عشق، عاشق، صوفی وغیرہ کی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں، بکثرت اشعار آئے ہیں اور جذباتی رنگ غالب ہے۔ یہ تصوف کی اصطلاحات ہیں۔ عشق تو حد سے گزر جانے کا

© rasailojaraid.com